35- سُوْرَۃُ فَاطِر

آیات : 45 ...... مَکِّیَّۃ ...... پیراگراف : 7

زمانۂ نزول:

سورت ﴿ فَاطِر ﴾، رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) میں نازل ہوئی، جب شدتِ مخالفت میں آپ ﷺ کے خلاف سازشیں ہورہی تھیں۔ قریش کی ﴿ متکبر قیادت ﴾ کو قانونِ جزاوسزا بتاکر ﴿ ہلاکت کی دھمکی ﴾ دی گئی ہے۔

سورۃ فاطر کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿سبا﴾ میں ﴿جنات کی عبادت﴾ کی نفی تھی۔اس سورت ﴿فاطر﴾ میں ﴿فرشتوں کی عبادت﴾ کی نفی ہے۔دونوں سورتوں میں قریش کے ﴿استکبار﴾ پر مشتمل منفی رویوں کی طرف نشاندہی ہے۔

2۔ اگلی سورت ﴿یٰس﴾ میں مشرکین کے خلاف اللہ کا جلال ہے۔اللہ کے اختیارات کی تفصیلی وضاحت ہے۔دونوں سورتوں میں ہلاکت کی دھمکی ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿دلائل توحید﴾ سورت فاطر میں توحید کے دلائل شدومد کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

(a) اللہ کی نعمتوں کا ذکر کر کے ﴿شکر﴾ کا مطالبہ کیا گیا کہ میٹھا پانی اور کھارا پانی ایک جیسا نہیں، لیکن اللہ تعالی دونوں سے انسان کو سمندری غذا فراہم کرتا ہے اور وہ موتی بھی جو زیور بن جاتے ہیں۔پانیوں میں وہ کشتیاں بھی ہیں جن سے اللہ کا فضل تلاش کیا جاتا ہے۔(آیت:12)

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

(b) ﴿توحید کی آفاقی دلیلیں﴾ پانی پر غور کرنے کی دعوت دی گئی کہ اس سے رنگ برنگے پھل پیدا کیے جاتے ہیں۔پہاڑوں پر غور کرنے کی دعوت دی گئی کہ اُس کے رنگ بھی مختلف قسم کے ہیں۔لہذا ایسی عظیم الشان قدرت رکھنے والے خدائے واحد ہی پر ایمان لانا چاہیے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ﴾(آیت:27)

(c) انسانوں، جانوروں اور مویشیوں پر غور کرنے کی دعوت دی گئی کہ ان کے رنگ بھی مختلف ہیں۔لیکن کائنات میں غور وفکر کر کے صحیح نتیجے پر صرف وہی بندے پہنچ سکتے ہیں جو اللہ کی خشیت اختیار کرتے ہیں۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (آیت:28)

(d) ﴿توحید اختیار﴾ کی وضاحت کی گئی کہ رحمت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔اگر وہ کھول دے تو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر وہ اپنی رحمت کو روک لے تو کوئی عطا نہیں کرسکتا۔وہ زبردست قوت والا بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے۔

﴿ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا، وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (آیت:2)

(e) ﴿توحید کی انفسی دلیل﴾ انسان کو سمجھایا گیا کہ وہ اللہ کے محتاج ہیں، جب کہ اللہ کو نہ تو مال کی ضرورت ہے اور نہ تعریف کی۔ وہ غنی بھی ہے اور حمید بھی۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴾ (آیت:15)

(f) ﴿آفاقی دلیل﴾ اللہ کی قدرت کو ثابت کرنے کے لیے یہ حقیقت واضح کی گئی کہ وہی آسمانوں اور زمین کو سرکنے سے تھامے ہوئے ہے۔ اگر وہ سرکیں تو ﴿غیر اللہ﴾ اُنہیں تھام نہیں سکتے۔ اللہ حلیم اور بردبار ہے کہ اس قوت کے باوجود وہ مشرکوں کو ڈھیل دیتا ہے۔ فوراً عذاب نازل نہیں کرتا۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ﴾ (آیت:41)

(g) ﴿اللہ کی قدرت اور حکمت﴾ کی وضاحت کی گئی کہ اگر وہ انسانوں کے گناہوں کی سزا دینے پر آئے تو زمین کی پیٹھ پر کوئی باقی نہ بچے، لیکن وہ ایک وقت مقررہ تک اسے ٹال دیتا ہے۔ جب مدت پوری ہو جائے تو پھر وہ اپنے بندوں کو خود دیکھنے والا ہے۔

﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴾ (آیت:45)

(h) ﴿توحید اختیار﴾ اللہ کے اختیار کی وضاحت کی گئی کہ وہ انسانوں کو ہلاک کر کے دوسری قوم تخلیق کر سکتا ہے۔

﴿ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴾ (آیت:16)

2- ﴿شرک کی تردید﴾ سورت فاطر میں شرک کی تردید بھی شدومد سے کی گئی ہے۔

(a) انسان اللہ کی نعمتیں یاد رکھے۔ اِن سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی ﴿غیر اللہ﴾ تمہیں رزق دیتا ہے؟ لہٰذا ﴿خالق﴾ ہی کو ﴿الٰہ﴾ تسلیم کر لینا چاہیے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴾ (آیت:3)۔

(b) ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کی تحقیر کی گئی اور چیلنج کیا گیا کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے دکھاؤ۔ کیا وہ آسمانی نظام میں شریک ہیں؟ (آیت:40)۔

﴿ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ﴾

(c) مشرکین کو صاف صاف بتادیا گیا کہ ﴿غیر اللہ﴾ کے پاس کوئی عزت نہیں ہے۔عزت تمام کی تمام اللہ ہی کے لیے ہے۔ ﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ﴾ اچھی باتیں اور اچھا عمل ہی اُس کے ہاں قبول کیا جاتا ہے۔ ﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ﴾ سازشیں کرنے والے کے لیے سخت عذاب ہے اور اس کی چالیں ناکام ہو کر رہیں گی ﴿ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴾ (آیت:10)

(d) ﴿اللہ﴾ اور ﴿مِن دُونِ اللّٰه ﴾ کا موازنہ کر کے بتایا گیا کہ اللہ تو دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے ۔اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے۔ یہ ہے انسانوں کا پالنے والا۔ اُسی کے لیے کائنات کی بادشاہت ہے۔ ﴿مِن دُونِ اللّٰه ﴾ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔اس لیے صرف اللہ ہی کو پکارنا چاہیے۔ اُسی سے دعا کرنی چاہیے۔

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴾ (آیت:13)۔

(e) ﴿ شفاعت کے خود ساختہ تصور کی نفی کی گئی ﴾ قریبی رشتہ دار بھی روزِ قیامت کام نہیں آئیں گے۔ ہر آدمی کو خود اپنا بوجھ اٹھانا ہے۔(آیت:18)

﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ﴾

(f) ﴿ مشرکین کو تنبیہ ﴾ متکبر لیڈروں کو خبردار کیا گیا کہ وہ تاریخ کا سبق یاد رکھیں۔انہوں نے رسولوں کی آمد کے بعد اپنی بیزاری اور اپنی سازشوں میں اضافہ کیا، لیکن بری چالوں اور سازشوں کی زد میں وہ خود آ جاتے رہے۔ یہ ہلاک ہو کر رہے یہی اللہ کی سنت ہے۔کیا یہ بھی عذاب کے منتظر ہیں؟

﴿زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ ﴾ (آیت:43)

3- ﴿ دلیلِ آخرت ﴾ ہواؤں کے ذریعے بادل بھیجے جاتے ہیں، جو مردہ زمین کو سیراب کرتے ہیں ۔ اسی طرح مردے زندہ کیے جائیں گے۔

﴿ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴾ (آیت:9)

4- ﴿ کافر و مومن کا فرق ﴾ واضح کیا گیا۔ مومن زندہ ہوتا ہے۔ قرآن کی دعوت کو سنتا ہے۔ جبکہ کافر مردہ ہوتا ہے اُس

کی ضد اور غرور کی وجہ سے اُسے حق کی بات سنائی نہیں جاسکتی۔ وہ کان رکھتے ہوئے بہرہ ہوتا ہے۔ (آیت:22)

﴿ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾

5- ﴿خلافت اور وراثت﴾ کے سلسلے میں تین رویوں کی وضاحت کی گئی۔

(a) یہودیوں کو امامت سے معزول کر دیا گیا اور بنی اسمٰعیل میں آخری پیغمبر محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ اب ان میں تین (3) گروہ ہو گئے ہیں۔ پہلا گروہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے۔ دوسرا گروہ میانہ روی اختیار کر رہا ہے اور تیسرا گروہ نیکیوں میں سبقت حاصل کر رہا ہے۔ یہی سب سے بڑا فضل ہے۔

﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴾ (آیت:32)

(b) اللہ نے انسانوں کو زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔ اب اگر کوئی شخص انکار کرے گا تو اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔ اُس کا کفر اُس کے ہی نقصان میں اضافہ کرے گا۔ (آیت:39)

﴿ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴾

6- ﴿ابلیس کو اپنا دشمن بنا لینے کی ہدایت﴾ انسانوں پر واضح کیا گیا کہ ابلیس اُن کا دشمن ہے۔ وہ اور اُس کی پارٹی یہ چاہتی ہے کہ انسان دوزخ میں جائیں۔ اس لیے ابلیس کو اپنا دشمن بنانا ضروری ہے۔ (آیت:6)

﴿ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴾

7- ﴿رسول اللہ ﷺ کو تسلی﴾ دی گئی کہ ماضی میں بھی رسولوں کو جھٹلایا جاتا رہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں، لیکن سارے فیصلے اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ (آیت:4 اور 26)

﴿ وَإِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ﴾

سورۃ فاطِر کا نظمِ جلی

سورۃ فاطر سات (7) پیراگراف پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 18 : پہلے پیراگراف میں ، دعوتِ توحید اور دعوتِ آخرت کا بیان ہے۔

اللہ ﴿فاطر﴾ یعنی خالقِ ارض وسماء ہے۔ صاحبِ اختیار ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں رحمت ہے۔

غیر اللہ کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ وہ خالق نہیں ہیں۔ اللہ ہی رازق ہے، لہذا اُسی کو ﴿الٰہ﴾ تسلیم کر لینا چاہیے۔

رسولِ کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ جھٹلائے جانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ماضی میں ہر رسول کو جھٹلایا گیا ہے۔

﴿ابلیس اور اُس کی پارٹی﴾ انسانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ دنیا کی زندگی سے دھوکہ نہ کھائیں۔ ابلیس کے دام میں نہ آئیں۔ ابلیس انسانوں کا دشمن ہے اس لیے اس کو دشمن بنالینا چاہیے۔ وہ اور اُس کی پارٹی انسانوں کو دوزخ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

- ﴿رسول اللہ ﷺ کو تسلی﴾ دی گئی کہ وہ ان لوگوں کی خاطر غم وافسوس میں نہ گھلیں، جو اپنے برے اعمال کو خوشنما دیکھتے ہیں۔ اللہ ان کی کارستانیوں سے واقف ہے۔ ﴿ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾ (آیت نمبر 8)

﴿آخرت کی دلیل﴾ ہواؤں، بادلوں اور بارش سے فراہم کی گئی۔ شرک کی تردید کی گئی کہ غیر اللہ کے پاس عزت نہیں ہے بلکہ تمام کی تمام صرف اللہ کے پاس ہے۔ ﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ﴾

اللہ کے ہاں اچھی بات اور اچھا عمل ہی قبول کیا جاتا ہے ﴿ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ﴾ رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں کے لیے عذاب ہے۔ ان کی سازشیں کامیاب نہیں ہوں گی۔

وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴾ (آیت نمبر 10)

انسان کی اپنی ذات کی پیدائش سے اللہ کی قدرت اور علم پر دلیلیں قائم کی گئیں۔

- ﴿توحید کی آفاقی دلیل﴾ پانی کے دو ذخیرے یکساں نہیں۔ میٹھا پیاس بجھانے والا اور سخت کھاری تلخ۔ دونوں سے تروتازہ گوشت ملتا ہے۔ پہننے کے لیے سامانِ زینت (موتی) ملتے ہیں۔ کشتیاں سمندری رزق فراہم کرتی ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ کی نعمتیں ہیں، جن پر شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ اللہ دن کو رات میں، رات کو دن میں پروتا ہے۔ اُسی نے چاند اور سورج کو مسخر کیا۔ اُسی کی فرماں روائی ہے۔ غیر اللہ کے پاس ذرہ برابر اختیار بھی نہیں ہے۔

- ﴿توحید دعا﴾ ﴿غیر اللہ﴾ نہ تمہاری دعائیں سن سکتے ہیں اور بالفرض سن بھی لیں تو جوابی کاروائی نہیں کر سکتے۔ انسانوں سے کہا گیا کہ وہ اللہ کے محتاج ہیں اور اللہ غنی وحمید ہے۔
- ﴿توحید اختیار﴾ اللہ کے پاس استبدالِ قوم کی قدرت ہے۔ (ایک قوم کو ہلاک کر کے) دوسروں کو اٹھانا دشوار نہیں۔ ﴿اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ o وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ﴾ **(آیت نمبر 16 تا 17)**
- ﴿روزِ قیامت﴾ کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا، چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ تو صرف غیب پر ایمان لانے والوں کو خبردار کر سکتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں۔ تزکیہ انسان کے اپنے لیے مفید ہے۔

2- آیات 19 تا 23 : دوسرے پیراگراف میں ﴿مومن وکافر کا فرق﴾ بیان کیا گیا۔

مومن بینا اور کافر نابینا ہوتا ہے۔ رسول خبردار کرنے کے لیے آتا ہے، وہ مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ اندھے اور بہرے ضدی لوگ اسلام کی دولت سے فیض یاب نہیں ہو سکتے۔

3- آیات 24 تا 26 : تیسرے پیراگراف میں ﴿تاریخِ ہلاکت﴾ سے استدلال ہے۔

آخری پیراگراف میں ہلاکت کی دھمکی ہے رسولوں کا انکار کرنے والوں کو اللہ نے اپنے عذاب میں جکڑ لیا۔

4- آیات 27 تا 28 : چوتھے پیراگراف میں ﴿توحیدِ ربوبیت کے آفاقی دلائل﴾ ہیں۔

کافروں کو پانی، درختوں کے پھل، مختلف رنگوں کے پہاڑوں اور رنگ برنگے جانوروں، مویشیوں اور انسانوں پر غور کر کے اللہ کی خشیت اختیار کرنی چاہیے۔ وہ مغفرت کی قدرت رکھتا ہے۔

5- آیات 29 تا 39 : پانچویں پیراگراف میں ﴿قانونِ جزا وسزا﴾ بیان ہوا ہے۔

ایمان لا کر نماز کا اہتمام کرنے والوں اور انفاق کرنے والوں کی تجارت نقصان نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کے بعد اب بنی اسماعیل امتحان میں ہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت کے بعد کچھ ظلم یعنی شرک کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کچھ انتظار میں ہیں اور کچھ نیکیوں میں پہل کر رہے ہیں۔ یہی کامیابی ہے۔ ان کے لیے جنت ہے جہاں نہ کوئی ملال ہے نہ کلفت ومحنت اور نہ کوئی تھکان ہے۔

اس کے برخلاف انکار کرنے والوں کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ وہ فریاد کریں گے کہ انہیں ایک اور موقع دیا جائے، لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر اختیارات عطا کیے گئے ہیں لیکن اگر وہ انکار اور ناشکری کا رویہ اختیار کرے گا تو لازماً نقصان میں رہے گا۔

6- آیات 40 تا 41 : چھٹے پیراگراف میں ﴿شرک کی تردید﴾ اور ﴿توحید کے اثبات﴾ کے دلائل ہیں۔

مشرکین کو چیلنج کیا گیا کہ وہ بتائیں ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ اور کیا وہ آسمان کی بادشاہت میں شریک ہیں۔ اللہ ہی زمین و آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کے پاس اختیار نہیں ہے۔

7- آیات 42 تا 45 : ساتویں اور آخری پیراگراف میں ﴿متکبر قیادت کو ہلاکت کی دھمکی﴾ ہے۔

پہلے تو انہوں نے کڑی قسمیں کھا کر کہا تھا کہ اگر کوئی نذیر آئے گا تو وہ اپنے آپ کو زیادہ ہدایت یافتہ ثابت کریں گے لیکن نذیر کے آنے کے بعد ان کی بیزاری، زمین پر ان کے تکبر میں اور ان کی سازشوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ قریش کو تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ پہلی قومیں تو ان سے زیادہ طاقتور تھیں۔ ہلاک کر دی گئیں ﴿وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً﴾۔ اللہ کی سنت یہ نہیں ہے کہ وہ فوراً عذاب دے۔ اگر ایسا ہوتا تو زمین پر کوئی جاندار بھی نہ چھوٹتا۔ وہ وقت مقررہ پر پکڑ لیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی نگرانی کر رہا ہے۔

محکم دلائل کی روشنی میں توحید کی حقانیت ثابت کر کے شرک کی تردید کر دی گئی ہے۔ اسلام قبول کر لینا چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ وقتِ مقررہ پر قوموں کو ہلاک کر دیتا ہے۔